اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل
ایڈیٹر غلام نبی
قادیان دارالامان
THE DAILY ALFAZL, QADIAN.
یوم جمعہ
جلد ۲۸ | ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ | ۲۴ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ہش | ۲۴ مئی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۱۸

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حقیقی مقام

خدا تعالےٰ کے کلام اور حضور کی تشریحات کے رُو سے

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو بلند تر روحانی مقام قرار دیا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہُوئے آپ خطبۂ الہامیہ میں فرماتے ہیں:۔

"مَیں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہُوں۔ اور میرا قدم ایک ایسے منار پر ہے جس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔" (ص ۳۵)

فرماتے ہیں:۔ ؎

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

کہ ہر نبی کو اللہ تعالےٰ کے وصل اور عرفان کا جو جام پلایا گیا۔ وُہ تمام جام اپنے کمال کے ساتھ مجھے بھی پلایا گیا۔ گویا رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مستثنےٰ کرتے ہُوئے دنیا کا کوئی نبی ایسا نہیں جس کے عرفان سے آپ کا عرفان کم ہو آپ خود فرماتے ہیں:۔ ؎

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم ز کسے

یعنی انبیاء اگرچہ بہت سے ہُوئے ہیں مگر میں عرفان کے لحاظ سے کسی سے کم نہیں۔

ایسے واضح ارشادات کے باوجود غیر مبایعین چونکہ آپ کے اصل منصب اور مرتبہ کو لوگوں کی نظروں سے اوجھل رکھنے میں معروف ہیں اس لئے اب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "ایک عالم" بتانا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاءِ بنی اسرائیل" کی تشریح کرتے ہوئے اخبار "پیغام صلح" نے۔ اپنے ایک گزشتہ پرچہ میں لکھا ہے "یہ حضرت صاحب از روئے الہام حدیث کے مخصوص علماء کی صف میں کھڑے ہیں۔"

ان سطور میں لفظ "مخصوص" کی زیادتی در اصل "پیغام صلح" نے اپنی طرف سے کی ہے۔ ورنہ حدیث میں "مخصوص" کا کوئی لفظ نہیں۔ اور چونکہ بلحاظ استدلال حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ غیر مبایعین کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام "ایک عالم" سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ اور کوئی تعجب نہیں اگر غیر مبایعین تھوڑے ہی عرصہ کے بعد "مخصوص" کا لفظ خود ہی اڑا دیں۔

غیر مبایعین کے آرگن "پیغام صلح" نے چونکہ بزعم خود "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ آپ کے الہامات کی روشنی میں پیش کرنے" کا ادعا کیا ہے۔ اس لئے ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات درج کر کے بتایا جاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک آپ کا منصب اور مقام کیا ہے۔

(۱) اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ "فضلناک علٰی ما سواک۔ کہ تیرے سوا جس قدر انبیاء و اولیاء ہیں (باستثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) ان سب پر ہم نے تجھے فضیلت دی۔

(۲) یٰس والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین اے کامل سردار ہم قرآن کریم کو اس بات کی شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ کہ تو ہمارے رسولوں میں سے ہے۔

(۳) اٰثرک اللہ علٰی کل شیءٍ۔ خدا نے تجھے ہر چیز پر فضیلت دی ہے۔

(۴) "آسمان سے کئی تخت اُترے۔ مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔" (۵) زمین بحالت کشف کہتی ہے۔ یا نبی اللہ کنت لا اعرفک۔ اے اللہ کے نبی میں اس سے پہلے تجھے نہیں پہچانتی تھی۔ (۶) انت فیھم بمنزلۃ موسٰی تو ان میں ایسا ہی ہے جیسے موسٰی اپنی قوم میں۔ (۷) انت منی بمنزلۃ عرشی۔ تو مجھے ایسا ہی پیارا ہے۔ جیسے عرش۔

ان الہامات کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ کہنا کہ آپ حدیث کے "مخصوص علماء" کی صف میں کھڑے ہیں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے کلام کی بھی انتہائی بے ادبی ہے۔

خدا تعالےٰ کے الہامات کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے منصب کے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس میں سے چند حوالے پیش کئے جاتے ہیں:۔

حضور اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) "تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ یہی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کے صلحاء اور علماء اور ابدال۔ اور قطبوں اور غوثوں میں سے کوئی بھی مسیح موعود کی شان۔ اور مرتبہ کو نہیں پہونچتا۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

(۲) "میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا۔ کہ وہ حضرت ابو بکرؓ کے درجہ پر ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابو بکرؓ کیا وہ تو بعض انبیاءؑ سے بہتر ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی تقسیم ہے۔ اگر کوئی بخل سے مر بھی جائے۔ تو اس کو کیا پروا ہے۔"

(تشحیذ الاذہان جلد ۹ صفحہ ۳۶)

خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں:۔

(۳) "میں اپنے رب سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا . . . . . . پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو۔ اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ . . . . . . اور کوئی شخص ایسا تلاش کرو جو میری مانند ہو۔ اور ہرگز نہ پاؤ گے اگرچہ چراغ سے کر ہی ڈھونڈتے رہو!"

حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔

(۴) "اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (صفحہ ۳۹۱)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

(۵) "اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔"

(حقیقۃ الوحی)

نیز فرماتے ہیں:۔

(۶) "میں اپنے رب سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں۔ جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا۔ اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے۔ چہ جائیکہ اس سے کہ عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۹)

"میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے ہاتھوں سے بہت دور ہے۔ اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آسکتی۔ اور یہ قدم میرا خدا تعالےٰ کی راہ میں تیز چلنے والے اونٹوں سے تیز تر ہے۔ پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو۔ اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۰)

(۷) ایک شعر میں فرماتے ہیں:۔

نہاں اندر نہاں اندر نہاں اندر نہاں ہستم
کجا باشد خبر از من گرفتاران نخوت را

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں بارہا بتا چکا ہوں۔ کہ میں بموجب آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے . . . . . . میرا نام محمد و احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔"

(۸) "میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدی کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

ان حوالجات کی موجودگی میں غیر مبایعین کا یہ ادعا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حدیث کے مخصوص علماء کی صف میں شامل ہیں اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ انکے دل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی منصب سے بیگانہ ہو چکے ہیں

مبلغین جماعت احمدیہ کو ضروری اطلاع

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا جو امتحان امسال ہونے والا ہے۔ اس میں شریک ہونے کے لئے مبلغین سلسلہ کو پہلے لکھا جا چکا ہے۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ اب تک بہت تھوڑے اصحاب نے اس میں شرکت اختیار کی ہے۔ چونکہ یہ ایک نہایت ضروری امر ہے۔ اس لئے تمام مبلغین کو بہت جلد اس میں شریک ہونے کی اطلاع نظارت تعلیم و تربیت کو دے دینی چاہیئے۔ اس میں قطعاً توقف نہیں ہونا چاہیئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور نے برطانیہ کی کامیابی کے لئے دُعا کی تحریک کی اور خود دعا فرمائی

کراچی ۱۹ ماہ ہجرت (بذریعہ ڈاک) جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت جمعہ کے روز بوجہ سردرد چونکہ ناساز ہوگئی۔ اس لئے حضور جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لے جا سکے۔ ہفتہ کے روز بھی شام کے وقت طبیعت ناساز ہوگئی آج اس وقت تک (۲ بجے دن کے) طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں:

حضور نے اس جمعہ سے پہلے جمعہ کا خطبہ خود پڑھا۔ اور جماعت کو موجودہ جنگ میں برطانیہ کی کامیابی کے لئے دعا کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور نے کل رات بھی برطانیہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی:

کراچی ۲۰ ماہ ہجرت (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ حضور کے اہل بیت مقیم کراچی خیریت سے ہیں۔ ایسا ہی حضور کے خدام بھی خیریت سے ہیں

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ہجرت ۱۳۱۹ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج بہت سخت دورہ ہوا جس کا اثر اب تک باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب معہ صاحبزادی امۃ الودود بیگم صاحبہ آج کراچی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

موصیوں کو سالانہ حساب جلد بھیج دیا جائیگا

احباب کے خطوط اپنے حسابات کے متعلق آرہے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ سالانہ حساب تیار ہو رہا ہے۔ جلدی ہی انشاء اللہ بھیجا جائے گا۔ سالانہ حساب پہونچنے کے بعد تین ماہ تک اپنے حسابات کی درستی کرائی جا سکتی ہے۔ اگر کسی قسم کا تنازعہ ہو تو اس کا کوپن نمبر اور تاریخ ضرور لکھنا چاہیئے اپنے صحیح پتہ سے ہر موصی اطلاع دے۔ تاکہ ان کو حساب پہونچ سکے۔ خصوصاً بڑی بڑی شہری جماعتوں کے موصیوں کو چاہیئے کہ اپنے پتہ سے مفصل اطلاع دیں اگر کسی موصی کے بجٹ ۴۰-۱۹۳۹ء میں کوئی تغیر ہوا ہو تو وہ فوراً اطلاع دے۔ تاکہ اس کا حساب اس کے مطابق تیار کر کے بھیجا جائے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں غیر مبایعین کے سابق منتظم مہمان خانہ کی درخواست بیعت

از شہر سیالکوٹ محلہ اسلام آباد
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ادب کے بعد عرض ہے کہ بندہ جناب سید حامد شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹ کے خاندان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابیوں میں سے ہے۔ اور حضرت اقدس کی بیعت کا شرف حاصل ہے۔ ان کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اس کے بعد چند ایک وجوہ سے لاہوری جماعت کے ہاں سلسلہ آمد ورفت رہا۔ مگر حضور کی عزت اور احترام بدستور میرے دل میں رہا۔

یہ میرا ایمان ہے کہ کسی جماعت کی تنظیم یا ترقی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کسی خلیفہ یا امیر کے ماتحت نہ ہو۔ اور اس کے حکم کے ماتحت نہ چلے۔ مگر لاہور کی رہائش میں مجھے جو تجربہ ہوا۔ وہ یہ ہے کہ ان لوگوں میں تنظیم نہیں ہے اور نہ ہی وہ اپنے امیر کے ماتحت چلتے ہیں۔ کئی ایک ان میں خود سر ہیں۔ اور حضرت امیر مولوی محمد علی صاحب چشم پوشی فرماتے ہیں۔ دوسرے اخلاقی حالت بھی مصری عبد الرحمن صاحب کے لاہور آنے پر درست نہ رہی۔ اور پبلک گفتگو بھی شرافت کی حد سے گر گئی ہے۔

چونکہ حضور کی عزت اور احترام میرے دل میں بہت تھا۔ اس لئے میں برداشت نہ کر سکتا تھا۔ اور اکثر بحث مباحثہ تک نوبت پہنچتی تھی جس سے مجھے قادیانی جاسوس کہنے لگے۔ چونکہ ان ایام میں میری رہائش لاہور احمدیہ بلڈنگ میں تھی۔ اور میں سپرنٹنڈنٹ مہمان خانہ بھی تھا۔ اس لئے حالات زیادہ وضاحت سے معلوم ہوتے رہے۔ جس سے میں ان لوگوں سے دل برداشتہ ہو گیا۔ اور حضور کی قدم بوسی کا اشتیاق بڑھتا گیا۔ انہی دنوں جناب میر عبد السلام صاحب لندن سے سیالکوٹ آئے ہوئے تھے۔ جو کہ میرے ماموں زاد بھائی ہیں۔ اور ہم زلف بھی ہیں۔ انہوں نے مجھے سیالکوٹ کی رہائش کا مشورہ دیا۔ چنانچہ دو سال سے میں سیالکوٹ میں ہوں۔ یہاں اخبار "الفضل" روزانہ پڑھتا رہا۔ اور جناب ہمشیرہ صاحبہ سیدہ فضیلت بیگم سے تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہا جس سے میرے تمام شکوک رفع ہو گئے۔

میرا ارادہ جلسہ جوبلی پر حاضر خدمت ہونے کا تھا۔ مگر کچھ بیمار ہو گیا۔ اس لئے حاضر خدمت نہ ہو سکا۔ اس کے بعد خان بہادر مولوی غلام حسن صاحب پشاوری کا خط بیعت میرے لئے زیادہ اطمینان کا باعث ہوا اور میں فوری بیعت کے لئے تیار ہو گیا۔ مگر جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور اور خان بہادر مولوی غلام حسن صاحب کی خط وکتابت پھر کچھ دیری کا باعث ہوئی۔ مگر یہ خط وکتابت بھی میرے لئے ایک اطمینان اور تسکین کا باعث ہوئی۔ الحمد للہ۔

اب میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور روحانیت قادیان ہی میں ہے۔ اور بے شک قادیان ہی دارالامان ہے۔

اب میں حضور سے سابقہ غفلت اور کوتاہیوں کی معافی چاہتا ہوں۔ اور حضور کی بیعت میں داخل ہوتا ہوں۔ اور فارم بیعت پر کر کے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ حضور میری بیعت قبول فرمائیں۔ اور میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت دے۔ اور خدا اور رسول کے احکام پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار سید ممتاز علی شہر سیالکوٹ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد قبولیت بیعت دعا کرتے ہوئے فرمایا۔ اس خاندان کے ہر فرد کی بیعت میرے لئے خوشی کا موجب ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ خاندان احمدیت کے سابقون الاولون خاندانوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور اعلیٰ مقام روحانی عطا کرے۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کا ایک رویا

جو خلافت ثانیہ کے مبارک عہد میں پورا ہوا

"الفضل" ۱۵ فروری ۱۹۱۶ء میں ایک مختصر سا مضمون چھپ چکا ہے جس میں مضمون نگار نے وہ گفتگو تحریر کی ہے۔ جو ان کے اور ایک غیر مبایع کے مابین ہوئی۔ اور جسے غیر مبایع نے بگاڑ کر پیغام صلح میں شائع کرایا تھا۔ اور دراصل پیغام صلح میں اس صریح غلط بیانی کا اندراج ہی اس بات کا محرک ہوا تھا کہ "الفضل" میں اصلیت کو بے نقاب کیا جائے۔
لکھا ہے:-

"شیخ محمد جان صاحب وزیر آبادی نے جو کچھ میری زبانی مرزا سلطان احمد صاحب کی نسبت "پیغام" میں تحریر کیا ہے۔ وہ خلاف واقعہ ہے۔ میں نے جو کچھ ان سے کہا تھا۔ وہ یہ ہے کہ تم اور تمہارے لاہور کے پیغامی پارٹی کے لوگ حضرت صاحب کے صاحبزادوں کی بے ادبیاں کرتے ہو۔ یہ بہت بڑا کام ہے۔ مرزا سلطان احمد صاحب سے مرزا صاحب بیزار تھے۔ تب بھی کچھ نہ کچھ تعلق تھا چنانچہ میں نے سنا ہے کہ مرزا سلطان احمد صاحب نے ایک رؤیا میں دیکھا۔ کہ حضرت صاحب کھڑے ہیں۔ اور مرزا سلطان احمد صاحب بھی آپ کے پاس کھڑے ہیں۔ اور وہاں ایک جگہ پر چار کرسیاں بچھی ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے مرزا سلطان احمد صاحب سے کہا کہ ایک کرسی پر تم بیٹھ جاؤ۔ اس خواب کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مرزا سلطان احمد صاحب ریاست بہاولپور میں وزارت کی کرسی پر متمکن ہو گئے۔ جہاں تین ممبر پہلے موجود تھے۔ تو پھر وہ لڑکے جو علاوہ بیٹا ہونے کے پیرو اور فرمانبردار بھی ہیں۔ ان سے حضرت صاحب کس قدر پیار اور محبت کرتے ہوں گے اور خود حضرت صاحب نے انہیں یہ لکھا ہے:- ع

"لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا"

جس سے کس امر محبت اور پیار ٹپکتا ہے۔ ان سے عداوت رکھنا اور ان کی اہانت کرنا مسیح علیہ السلام کو بھلا کس طرح پسند ہوگا۔ مطلب یہ تھا۔ کہ تم عداوت سے باز آؤ۔ اور میاں محمود صاحب وغیرہ حضرت صاحب کی اولاد سے محبت کرو۔"

مندرجہ بالا اقتباس میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کا رؤیا اور اس کی تعبیر بیان کی گئی ہے۔ گو اس تعبیر سے بھی انکار نہیں۔ لیکن بلاشبہ اصلی اور حقیقی تعبیر اس دن کھلی۔ جبکہ مرحوم نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اور اس طرح چاروں کرسیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چاروں صاحبزادوں سے پر ہو گئیں۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا یہ ایک پرانا خواب ہے۔ جو شائع شدہ ہے۔ بلکہ اجتہاد کرنے والے نے اپنے خیال کے مطابق اس کی تعبیر بھی درج اخبار کر دی تھی۔ مگر ایک وقت آیا۔ جبکہ مرحوم کی زندگی۔ خیالات۔ عقائد اور حالات میں عظیم الشان تغیر واقعہ ہوا۔ اور آپ ایک عرصہ تک بچھڑے رہنے کے بعد اپنے بھائیوں کے ساتھ مل بیٹھے۔ اور احمدیت وخلافت احمدیت کی سلک میں منسلک ہو گئے۔ الحمد للہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چاروں بیٹوں کا اجتماع اور مسائل مختلفہ کے بارہ میں اتفاق واتحاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت حقہ پر شاہد ناطق ہے۔ بالخصوص مندرجہ بالا رؤیا کی روشنی میں تو خلافت احمدیہ اور بھی مدلل ومبرہن ہو جاتی ہے۔ کاش غیر مبایعین غور فرمائیں۔

"سالم"

غیر مبایعین کے چھ اہم سوالات کے مفصل جواب

(۲)

گزشتہ اشاعت میں پانچ سوالات کے جواب شائع ہو چکے ہیں۔ اب ذیل میں چھٹے سوال کا جواب درج کیا جاتا ہے۔

سوال ۶۔ جب حضور نے اپنے پسر موعود کا نام لے کر اسے اپنا جانشین ہونے کی واضح طور پر پیشگوئی کی ہے۔ تو الوصیت میں اس کا ذکر صراحت سے کیوں نہیں کیا۔

جواب۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پسر موعود یا بشیر ثانی کے جانشین مسیح موعود ہونے کی خبر دی ہے۔ مگر اسی رنگ میں جس طرح پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ پیشگوئیوں اور معجزات میں اخفا کا پہلو ہونا ضروری ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:" درحقیقت معجزات کی مثال ایسی ہے۔ جیسے۔ چاندنی رات کی روشنی جس کے کسی حصہ میں کچھ بادل بھی ہو" (نصرۃ الحق صفحہ ۳۲)

پسر موعود کے جانشین ہونے کی پیشگوئی بھی اس رنگ سے خالی نہیں تھی۔ اگرچہ اہل ایمان کے لئے آمیں کافی صراحت موجود ہے بفضل عمر نام میں ہی اس کے خلیفہ دوم ہونے کی طرف اشارہ تھا بسبز اشتہار میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسرے بشیر کے خلیفہ ہونے کیطرف اشارہ کیا ہے۔ ایسا ہی دیگر مقامات پر بھی اس امر کا ذکر ہے

اب سوال یہ ہے کہ اندریں صورت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کا الوصیت میں صراحت سے کیوں ذکر نہیں فرمایا۔ جواباً عرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں خلافت کے متعلق اصل بیان فرما دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت موسٰیؑ کے بعد حضرت یوشعؑ کی مثال بیان فرما کر بتلا دیا۔ کہ آپ کے بعد بھی سلسلہ خلافت اسی طرح جاری رہیگا۔ جس طرح ان دو عظیم الشان نبیوں کے بعد سلسلہ خلافت جاری رہا ہے۔ حضور نے قدرت اولےٰ اور قدرت ثانیہ کو الگ الگ بیان کیا ہے۔ قدرت اولےٰ انبیاء ہیں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آپ کو اس زمرہ میں شامل فرمایا ہے۔ قدرت ثانیہ خلفاء اور جانشین ہیں حضور فرماتے ہیں:۔ "سو اے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے"

(الوصیت صفحہ ۷)

انبیاء علیہم السلام کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے بعد کے خلیفہ کی تعیین نام لے کر نہیں کرتے۔ وہ مختلف طریق سے بتا دیتے ہیں۔ کہ میرے بعد کون خلیفہ ہوگا۔ مگر نام لے کر معین نہیں کیا کرتے۔ اہلسنت والجماعت کا یہی مذہب ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مخصوص طور پر تعیین نہیں کی۔ ورنہ انتخاب خلافت میں ذرا بھی دقت پیدا نہ ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ نبی تھے۔ اس لئے آپ الوصیت میں نام لے کر نہیں بتا سکتے تھے۔ کہ فلاں کو خلافت کے لئے انتخاب کرنا۔ اسلام کے دور اول میں حضرت ابوبکرؓ نے کچھ مشورہ کے بعد اپنی زندگی کے آخری لمحات میں حضرت عمرؓ کو دوسرا خلیفہ نامزد کر دیا تھا۔ اسی طرح حضرت خلیفہ اولؓ نے ۱۹۱۱ء میں وصیت لکھی۔ اس کے متعلق جناب مولوی محمد علی صاحب تحریر فرماتے ہیں

"اس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا۔ یہ وصیت بعد میں بند کی بند ضائع کر دی گئی"

(رسالہ حقیقت اختلاف صفحہ ۹۹)

حضرت ابوبکرؓ نے پہلے چیدہ چیدہ صحابہ سے مشورہ کر کے اعلان فرمایا تھا۔ اس میں نامزدگی اور انتخاب پائے گئے۔ اس جگہ حضرت خلیفہ اول نے اپنی طرف سے نامزدگی کر دی۔ اور جماعت نے عام انتخاب کر کے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ کو خلیفہ دوم تجویز کیا۔ الغرض پہلے طریق کو اللہ تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ میں بھی جاری رکھا۔ الوصیت میں پسر موعود کی خلافت کی تصریح پورے طور پر اس لئے بھی نہیں کی جا سکتی تھی۔ کہ علم الٰہی میں پسر موعود نے پہلا خلیفہ نہیں بننا تھا۔ بلکہ دوسرا خلیفہ بننا تھا۔ اب یا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بعد ہونے والے سب خلفاء کے نام بیان فرماتے۔ اور اس صورت میں رسالہ الوصیت میں جس خلیفہ کا نام درج نہ ہوتا۔ لوگ اس کی خلافت سے سرتابی کرتے۔ اور دلیل یہ دیتے۔ کہ حضرت اقدس نے الوصیت میں اس کی صراحت نہیں کی۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی تھی۔ کہ حضور الوصیت میں متعلق اصول خلافت کی طرف توجہ دلا دیتے۔ اور آنے والے خلفاء کے انتخاب کو اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق جماعت کے انتخاب پر چھوڑ دیتے۔ یہ اسلم کی راہ تھی۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی کو اختیار فرمایا۔ اس صورت کو مان کر اس سوال کا جواب خود بخود معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت اقدس نے الوصیت میں پسر موعود کی خلافت پر تخصیص کیوں نہ فرمائی۔

ایک اور بات بھی قابل غور ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام الوصیت میں پسر موعود کے خلیفہ ہونے کی پوری پوری تعیین کر دیتے تو سب لوگوں کا رجحان اور انکی نظریں اس کے خلیفہ ماننے کیطرف ہوتیں۔ اس صورت میں خواہ وہ کتنا چھوٹا بچہ ہوتا لوگ اسی کو خلیفہ مانتے۔ اور حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کی مقدس اور مبارک خلافت کے زمانہ سے ہی وہ جھگڑا جماعت احمدیہ میں پیدا ہو جاتا جو تیرہ سو برس سے شیعوں اور سنیوں میں برپا ہے۔ بلکہ اس صورت میں لوگ حضرت خلیفہ اول کو خلیفہ ماننے سے ہی گریز کرتے پس مشیت الٰہی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس بارہ میں کامل صراحت نہیں کرائی۔ اور اس سلسلہ کے آئندہ نظام کو اپنی قدیم سنت کے مطابق انبیاء کی جانشینی کے طریق پر چلنے دیا۔ اور یہی مبارک طریق تھا۔

ہمارے سوالات

میں غیر مبایعین کے ان چھ سوالات کا جواب دینے کے بعد اپنی طرف سے بھی چند سوالات پیش کرتا ہوں۔ تاکہ وہ بھی ان کا اسی طرح اصولی جواب دیکر ممنون فرمائیں۔ وہ سوالات فی الحال حسب ذیل ہیں:

(۱) کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے "تمام شان میں بہت بڑھ کر" قرار دیا ہے۔ اور کب قرار دیا ہے؟ اگر پہلے اس سے انکار فرماتے تھے تو کیوں اور کس بنا پر؟ کیا بعد ازاں وہ بنا تبدیل ہو گئی تھی؟

(۲) کیا الوصیت میں خلافت کا ذکر ہے؟ اگر نہیں تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو "خلیفۃ المسیح اول" کیوں قرار دیا گیا۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب اور جناب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم وغیرہما نے کیوں اس خلافت کو الوصیت کی وصایا کے مطابق قرار دیا اور چھ برس تک خلیفہ مانتے رہے؟

(۳) کیا غیر مبایعین کے اخبار "پیغام صلح" نے کبھی یہ اشارہ کیا ہے کہ شاید مرزا سلطان احمد صاحب ہی تین کو چار کرنے والے پسر موعود ہوں؟

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فقرہ "اب میرے پر کامل انسانیت کے سلسلہ کا خاتمہ ہے" (براہین پنجم صفحہ ۹۶ طبع دوم) کا کیا مطلب ہے؟ اس جگہ "کامل انسانیت" سے کیا مراد ہے؟

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اذا قیل انک مرسل خلت اننی
دعیت الی امر علی الخلق یعسر

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۰)

اس جگہ "مرسل" سے کیا مراد ہے؟ کیا اس وقت حضور کا خیال تھا۔ کہ لوگوں کے لئے محدث یا مجدد ماننا ناگوار ہوگا؟

(۶) کیا جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک ہندوستان میں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(۷) فقرہ "اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے۔ اور نبی بھی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸) میں کیا یوں رکھا جا سکتا ہے۔ کہ "ایک وہ بھی ہوا جو محدث ہے"؟ محدث اور ولی میں کیا نسبت ہے؟ کیا حضرت عمرؓ محدث تھے؟ (۸) کیا غیر مبایعین کے نزدیک آج احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے؟

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

میری علالت اور دوستوں کی ہمدردی

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

اخبار الفضل میں خاکسار کی علالت کی خبر شائع ہونے پر بہت سے دوستوں نے نہایت ہمدردی محبت اور اخلاص سے خاکسار کی طرف بیمار پرسی کے خطوط لکھے۔ جن کا سلسلہ تواتر سے جاری ہے۔ میری یہ ہرگز حیثیت نہ تھی۔ کہ کوئی ایک شخص بھی مجھے عیادت کا خط لکھتا۔ لیکن یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ ناچیز کو ایک ایسی برادری کا فرد بنایا۔ جو سچ مچ اس زمانہ میں خاص طور پر فاصبحتم بنعمتہ اخواناً کا مصداق ہے اور اس برادری کا ذکر حدیث میں یوں آیا ہے کہ سب مسلمان ایک جسم کا حکم رکھتے ہیں جس طرح جسم میں کسی عضو کو تکلیف ہو تو باقی اعضاء بھی جاگتے رہتے ہیں۔ بے چین رہتے ہیں۔ اور بخار میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اسی طرح مومنوں کی برادری میں اگر ایک فرد تکلیف میں مبتلا ہو تو باقی تمام افراد بے چین ہو جاتے ہیں۔ پس گو میں اپنی ذاتی حیثیت سے جوتی میں رہنے والا پاؤں ہوں۔ مگر ہوں تو احمدیت کے معزز جسم کا پاؤں۔ اس لئے جس طرح پاؤں کی تکلیف پر جو کہ ارذل الاعضاء ہے سر کو بھی نیند نہیں آتی جو کہ اشرف الاعضاء ہے۔ میں جو گو احمدیت کا پاؤں کہلانے کا بھی مستحق نہیں۔ محض اس پاک برادری میں شامل ہونے کے طفیل میرے لئے اس پاک جسم کے اعضائے رئیسہ بھی بے چین ہیں۔ اور یہ میری خوبی نہیں بلکہ ان کے اخلاق حسنہ کا اظہار ہے۔ بہت سی جماعتوں نے مل کر میرے لئے دعائیں کیں۔ اور مجھے ہمدردی کے خطوط لکھے۔ کثیر التعداد افراد نے اپنی محبت کا مجھ سے اظہار کیا۔ اور گو مجھے لکھنے اور پڑھنے کی اجازت نہیں مگر حضرت ڈاکٹر صاحب کی اجازت سے وہ خط مجھے سنائے گئے۔ اور میرے لئے بستر مرض پر موجب تقویت ہوئے۔ میری بیماری ابھی تک بدستور قائم ہے۔ اور میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے زیر علاج تمام کاموں سے فارغ ہو کر ۲۴ گھنٹہ بستر پر لیٹا رہتا ہوں۔ اور میں کسی دوست کو فرداً فرداً خط نہیں لکھوا سکتا۔ اس لئے اخبار "الفضل" کے ذریعہ تمام ان دوستوں اور جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے محض اپنے نفس کے کمال کی وجہ سے مجھ ناقص و عاجز سے اپنی ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ اور میں اپنے دل میں سخت شرمندہ ہوں۔ کہ باوجود سخت بے پروا ہونے کے دوست میری پروا کرتے ہیں۔ جس طرح احباب میرے لئے دعا فرماتے ہیں۔ میں بھی ان کے حق میں دل سے دعا گو ہوں۔ میں اس موقعہ پر تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ میرے لئے یہ دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھ سے راضی ہو جائے اور پھر کبھی ناراض نہ ہو۔ اور یہ کہ مجھے اس طور پر صحت حاصل ہو۔ کہ میں اچھا ہو کر ہر وقت ایسے کاموں میں لگا رہوں جو اس کی رضا اور خوشنودی کا موجب ہیں کیونکہ انسان کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ اس کا پیدا کرنے والا اس سے خوش ہو جائے۔

بعض دوستوں نے فرط محبت سے خاکسار کے لئے بعض نسخے تجویز کئے ہیں۔ اور بعض نے ادویہ بذریعہ پارسل ارسال فرمائی ہیں۔ اور بعض نے میری طرف سے صدقے بھی کئے ہیں۔ میں ان سب کو سوائے جزاکم اللہ احسن الجزاء کہنے کے اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ گو میری بیماری کم نہیں ہوئی۔ مگر الحمد للہ کہ وہ بڑھ بھی نہیں رہی۔ اور میں ٹیکوں کی وجہ سے اپنے بدن اور سر میں ایک طاقت محسوس کرتا ہوں۔ اس لئے صحت سے ناامید بھی نہیں ہوں۔ مگر مرض کا پورے زور دار پر ہونا۔ اور پھر ایک لمبا عرصہ گذر جانا یہ اچھی علامت بھی نہیں۔ اس لئے میں بین الخوف والرجاء بستر پر پڑا ہوں۔ اور بیدعو نارغبا ورھبا کا مصداق ہو رہا گویں خوف اور امید کی کشمکش میں ہوں۔ مگر رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ کا مبارک قطعہ مجھے عرش کے پائے کے ساتھ لٹکا ہوا نظر آ رہا ہے۔ بخاری میں لکھا ہے کہ جس دن خدا نے زمین و آسمان بنائے اسی روز سے اس نے رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ کا کتبہ لکھ کر اپنے عرش کے ساتھ لٹکایا ہوا ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے پاک و برتر خدا کا عرش یعنے اس کی حکومت غضب یعنی عدل پر نہیں چل رہی۔ بلکہ اس کی حکومت میں اس کی رحمت اس کے عدل پر غالب ہے۔ یہ حدیث ہم گنہگاروں کے لئے کس قدر تسکین کا موجب ہے۔ کہ دل منصوبہ باندھتا ہے۔ کہ جب میں اس شہنشاہ کے دربار میں پیش ہوں۔ تو عرش کے پایہ پر سے اس مقدس کتبہ کو اتار کر شہنشاہ حقیقی کے آگے پیش کروں کہ بے شک میں اپنی بے انتہاء غلطیوں کی وجہ سے تیرے غضب یعنے عدل کا مستوجب ہوں۔ اور میں تیرا ہاتھ جو میری سزا کے لئے اٹھے ہرگز روکنے کا مجاز نہیں۔ مگر اے پاک بادشاہ تو میرے باپ آدم کی پیدائش سے بھی پہلے خود اپنے ہاتھ سے یہ لکھ چکا ہے۔ کہ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ یعنی میرا درگذر میری پکڑ پر غالب ہے پس میں تیرے عدل کے ہاتھ کو نہیں روک سکتا۔ مگر اے سچے بادشاہ میرے سر پر اپنی رحمت کا ہاتھ رکھ دے۔ تا کہ اسے دیکھ کر تیرے عدل کا ہاتھ اپنا کام کرنے سے رک جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارا شرمیلا رحم دل بادشاہ ضرور میری اس درخواست کو قبول فرمائے گا۔ اور میں اس حدیث قدسی کو کہ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ۔ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ۔ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ دہراتا ہوا اس کے دربار سے رخصت ہوں گا۔

یہ چند سطور میں نے لیٹے لیٹے حضرت ڈاکٹر صاحب کی بے اطلاع لکھوائی ہیں۔ امید ہے۔ کہ احباب درد دل سے میرے لئے دعا فرمائیں گے۔ والسلام

مجلس خدام الاحمدیہ کی ماہوار کارگذاری

ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش

مجلس خدام الاحمدیہ کی کارگذاری بابت ماہ شہادت کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

وقار عمل

مقامی مجالس دارالبرکات۔ قادرآباد۔ دارالسعۃ۔ بورڈنگ تحریک جدید اور ناصر آباد میں مسجد کی صفائی کی گئی۔ دارالبرکات میں چار نالیاں اور بعض گڑھے کھود دیئے گئے۔ قادرآباد میں ایک مکان پر مٹی ڈالی گئی۔ خدام نے فصل کی کٹائی میں مدد دی۔ بعض گڑھے پر کئے۔ دارالسعۃ میں ۲۰ فٹ لمبی نالی کھودی۔ سڑک صاف کی۔ دارالرحمت میں ۴ نالیاں درست کی گئیں۔ نشیبی جگہوں کو پر کیا گیا۔ بورڈنگ تحریک جدید کے خدام کھیتی باڑی کا کام کرتے رہے۔ خادم مسجد اور بعض دوسرے مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔ دارالشیوخ کے خدام نے باغ میں یادگار حضرت مسیح موعودؑ کی صفائی کی۔ ایک سڑک پر مٹی ڈالی۔ اردگرد سے گند کو دور کیا۔ ناصر آباد میں بعض گڑھوں کو پر کیا۔ اور مسجد میں آنے کے لئے ایک لمبا راستہ بنایا۔ حلقہ مسجد مبارک میں نالیاں صاف کیں۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے خدام نے دو دفعہ مسجد اقصیٰ میں سائبان لگائے۔ ایک نالی اور ایک سڑک درست کی۔ دارالفضل میں بعض جگہوں کو صاف کیا۔ ایک گڑھا کھودا اور بعض گڑھے صاف کئے۔ دارالفضل بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ بورڈنگ تحریک جدید۔ دارالرحمت۔ اور قادرآباد کے خدام موضع بیری کے وقار عمل میں شریک ہوئے۔

بیرونی مجالس

ہیت پور میں ایک غیر احمدی کو کوئیں کی تعمیر میں مدد دی گئی۔

دھنوال میں ایک نالی بنائی گئی۔ راستہ درست کیا گیا۔ ایک سڑک پر بچوں نے دور تک جھاڑو دیا۔

سہارنی میں مسجد کی صفائی کے علاوہ گلیاں صاف کی گئیں۔

چک نمبر ۹۹ شمالی میں تین فٹ چوڑا اور دو فٹ اونچا چبوترا بنایا گیا۔

دینا پور میں گلیوں اور نالیوں کی صفائی کے علاوہ ایک راستہ درست کیا گیا۔

کریم پور ضلع جالندھر میں خدام نے ایک غیر احمدی کی فصل کاٹنے میں مدد دی۔

کنری سندھ میں کوارٹروں کے عقب میں صفائی کی گئی۔ اور وضو کے لئے چبوترا بنایا گیا۔

چک نمبر ۳۳ جنوبی میں خدام نے تین گھنٹہ محنت سے کام کر کے گاؤں کے تالاب کو درست کیا۔ اور ۶۴۸ مکعب فٹ مٹی ڈال کر ایک مکان کو گرنے سے بچایا۔

گوجرانوالہ میں خدام نے نشیب و فراز کو درست کیا۔ بعض جگہوں کو صاف کیا۔ ایک بدبودار پانی کے گڑھے کو صاف کیا۔ اور بیساکھی کے موقعہ پر کیمپ لگائے۔

تشکار ماچھیاں میں مسجد کی درستی کے علاوہ اردگرد اچھی طرح صفائی کی گئی۔ اور بعض جگہ مٹی ڈالی گئی۔

جمشید پور میں ایک مکان کے گرد باڑ لگانے کے لئے ۱½ فٹ گہرے گڑھے کھودے گئے۔ ایک کوارٹر کے سامنے جگہ کھود کر صاف کی گئی۔ اور ہموار کر دی گئی۔

جہلم میں ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر جا کر مسجد کی صفائی کی۔ ایک نلکہ لگانے میں مدد دی۔

انبالہ شہر میں مسجد کی صفائی کی گئی۔ اوکاڑہ میں درختوں کو پانی دیا گیا۔ مسجد میں بھی پانی بھرا جاتا رہا۔

مونگھیر میں راستہ سے اینٹ پتھر اٹھائے گئے۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ ایک قبر کھودی گئی۔ اور مسجد کے صحن میں ریتلی اور چھڑکاؤ کا انتظام کیا گیا۔ احمدیہ کالونی کی صفائی کی گئی۔

شہر سیالکوٹ کے خدام نے یوم وقار عمل منایا۔ ایک دن احباب نے ۳½ گھنٹے کام کر کے ایک مٹی کے بڑے ڈھیر کو ہموار کیا۔

راولپنڈی۔ نواب شاہ سندھ۔ لدھیانہ اور کاٹھ گڑھ میں مساجد کی صفائی کی گئی۔

نواب شاہ میں لائبریری کی صفائی کی گئی۔ باغ کو پانی دیا گیا۔

کاٹھ گڑھ میں مسجد کے دروازہ کے آگے مٹی ڈالی گئی۔

لدھیانہ میں یوم عمل منایا گیا۔ جس میں مسجد کی صفائی کی گئی۔ جمعہ کے لئے فرش کا انتظام کیا جاتا رہا۔

کیرنگ میں گاؤں کے لئے تالاب کھودا گیا۔ انجمن کے دفتر کے پلستر کے لئے ریت لائی گئی۔ مدرسہ احمدیہ کے لئے چاول جمع کئے گئے۔ اور دفتر کے لئے مٹی لائی گئی۔

شاہدرہ میں ایک پبلک جلسہ میں خدام نے مدد دی۔ اور مہمانوں کو کھانا کھلایا۔

محمود آباد ضلع جہلم میں ایک راستہ درست کیا گیا۔

برہمن بڑیہ میں ایک مسجد مٹی ڈال کر درست کی گئی۔

بھیرہ کے خدام نے ایک پل کو جو عام گذرگاہ تھا۔ درست کیا۔ اس کی کڑیاں ٹھیک کر کے نیچے ایک بڑا پتھر نصب کیا۔ پھر اس پر ۳۰ × ۷ فٹ جگہ پر ۲½ انچ مٹی ڈال کر مضبوط کیا۔

دہلی میں ہر ممبر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ روزانہ گھر میں کم از کم ۱۵ منٹ ہاتھ سے کام کرے۔ اس پر عمدگی سے عمل ہو رہا ہے۔

حیدرآباد دکن۔ تین مرتبہ ممبران نے جمع ہو کر ۲-۲½ گھنٹے تک ایک دوست کے مکان کی صفائی کی۔ اور آئندہ کے لئے انہیں مکان صاف رکھنے کی تلقین کی گئی۔

فیروزپور شہر مسجد اور حجرہ کی چھتوں کی لپائی کی گئی۔ مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ اور پودوں کو باقاعدہ پانی دیا جاتا رہا۔

بنگال اڑیسہ گاؤں کے لئے تالاب کھودا گیا۔

خدمت خلق

دارالرحمت کے خدام نے ایک گمشدہ بچہ کو اس کے والدین تک پہنچایا۔ دو بیماروں کے لئے چندہ جمع کیا۔ اور ان کی عملی رنگ میں مدد کی۔ (باقی)

خاکسار۔ جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۲ مئی۔ انگریزی افواج جرمن فوجوں کو فرانس کے مغربی کنارے کی بندرگاہوں کی طرف بڑھنے سے روکنے کے لئے سارا زور لگا رہی ہے۔ کیمرائے کا شہر جرمنوں کے ہاتھ آ گیا ہے۔ اگرچہ برطانیہ اور فرانس کے لئے نازک وقت ہے۔ مگر جب اکٹھ ڈٹ کر لڑنے کہا ہے۔ انگلینڈ اور فرانس کو مات نہیں ہوتی۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ کل شام ٹیورن میں ہوائی حملہ سے بچاؤ کی مشق کی گئی۔ بتیاں ساری رات بجھی رہیں۔

روما ۲۲ مئی۔ اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ چیانو البانیہ کے دارالسلطنت کو روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں فوجی استحکامات کا معائنہ کریں گے۔

بخارسٹ ۲۲ مئی۔ بہت سی روسی فوجیں ہنگری اور جرمنی کی نئی سرحدوں پر اکٹھی ہو رہی ہیں۔ اور ہوائی جہازوں کو گرانے والی توپیں نصب کی جا رہی ہیں۔

شنگھائی ۲۲ مئی۔ شنگھائی میں مقیم جاپانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل ٹیکیڈا نے کہا ہے۔ کہ جاپانی یورپ کی لڑائی کو جاپان اور چین تک نہیں پھیلنے دیں گے۔ اور جاپان اس لڑائی سے الگ تھلگ رہے گا۔

سری نگر ۲۱ مئی۔ دریائے جہلم میں شدید طغیانی آ گئی ہے۔ دریا میں ۱۵ فٹ پانی چڑھ گیا ہے۔ جموں سری نگر روڈ کئی جگہ سے بیٹھ گئی ہے۔ جموں کے رستہ سری نگر آمد و رفت ایک ہفتہ کے لئے بند کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۱ مئی۔ برطانیہ کے ساحلی مقامات سے دس ہزار بچے ویلز کی پناہ گاہوں میں پہنچا دیئے گئے ہیں۔

پیرس ۲۲ مئی۔ حکومت فرانس نے ایک سرکاری اعلان میں بتایا ہے۔ کہ اتحادیوں نے شہر اراس پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ جرمن موٹر فوجوں کے چھوٹے چھوٹے دستے اب بھی شمال مغربی بندرگاہوں کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے کل دن میں ہمارے مورچوں کے پیچھے تین شہروں پر حملہ کیا۔ اور ہم نے بھی اس کے جواب میں ان کے مورچوں کے پیچھے تین شہروں پر بم برسائے۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ کل دور دور کے علاقوں میں جن میں انگلستان اور فرانس بھی شامل ہیں۔ شدید بارش ہوئی۔ اور اس وجہ سے دشمن کی موٹر فوجوں کا آگے بڑھنا مشکل ہو گیا ہے۔ اب تک خوشگوار موسم اس کے لئے بہت سازگار ثابت ہو رہا تھا۔

پیرس ۲۲ مئی۔ موسیو رینو وزیر اعظم فرانس نے ابھی ابھی ایک براڈ کاسٹ میں کہا ہے۔ کہ میں جنرل ویگاں سے ملا ہوں۔ جو میدان جنگ سے واپس آئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر ہم سب پوری طاقت سے لڑیں۔ تو کامیابی کا یقین ہے۔ اگر ہم ایک ماہ تک ڈٹے رہیں۔ تو تین چوتھائی لڑائی جیت چکے ہونگے۔ آپ نے شہریوں کو آگاہ کیا۔ کہ جرمن موٹر فوجوں کے حملوں سے ڈریں نہیں۔ اور اطمینان کے ساتھ اپنے کام میں لگے رہیں۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ آج تیسرے پہر ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے ہوائی جہازوں نے کل رات پھر دشمن کی فوجوں کے آنے جانے کے رستوں پر شدید بمباری کی۔ کئی پلوں ریلوے سٹیشنوں اور سڑکوں کو تباہ کر دیا۔

آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ لڑائی میں امداد کے لئے یہاں فوج کے تیسرے ڈویژن کی بھرتی شروع ہو چکی ہے۔ گولہ بارود کی تیاری کے لئے ایک ڈائرکٹر جنرل مقرر کر دیا گیا ہے۔ جو پرائیویٹ فرموں کو بھی اپنے کنٹرول میں لے لے گا۔ اور سرکاری کارخانوں کی بھی نگرانی کریگا۔ بحری بیڑہ میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔ اور ۳۰ لاکھ پونڈ خرچ کر کے ایک بندرگاہ بنائی جائے گی۔ جس میں بڑے بڑے جنگی جہاز ٹھہر سکیں۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ سپین کی حکومت نے پھر اعلان کیا ہے۔ کہ وہ جنگ سے بالکل الگ تھلگ رہے گی۔ برطانیہ کی جنگی وزارت کے حکم کے مطابق جبرالٹر سے تمام برطانوی عورتوں اور بچوں کو نکالا جا رہا ہے۔ امید ہے آج یہ عورتوں اور بچوں سے خالی ہو جائے گا۔

لکھنؤ ۲۲ مئی۔ عورتوں نے لڑائی میں مدد دینے کے لئے ایک پارٹی بنائی ہے۔ آج نینی تال میں اس کا ایک جلسہ ہوا جس میں گورنر یو۔ پی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہٹلر سب دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے وہ ہر ممکن طریق اختیار کرے گا۔ خواہ وہ کتنا ہی ظالمانہ کیوں نہ ہو۔ ہندوستان کو ہر قسم کے حالات کے مقابلہ کی تیاری کرنی چاہیئے۔ یہاں نرسوں کی بہت کمی ہے اس لئے عورتوں کو ایمبولنس اور ہوم نرسنگ کی تربیت حاصل کرنی چاہیئے۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ آج لڑائی کے میدان سے اچھی خبریں آئی ہیں۔ فرانس کی شمالی بندرگاہوں کی طرف سے جرمن فوجوں کی پیش قدمی روک دی گئی ہے۔ اور ابھی یہ پتہ نہیں چلا ہے جو لگائی گئی ہے لنڈن میں اس پر خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ فرانسیسیوں نے اراس پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ اور اس کا مطلب یہ لیا جا رہا ہے کہ نئے لیڈر کے ماتحت اتحادی بڑے پیمانہ پر جوابی کارروائی کر رہے ہیں۔ ماہرین جنگ کی رائے ہے کہ جرمن شمال مغربی کنارے پر پہنچنے کی جو کوشش کر رہے ہیں۔ اس کی ناکامی کے لئے یہ پہلی کارروائی ہے۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ پٹرول جرمنوں کے حملہ کی جان ہے۔ انگریزی ہوائی جہاز جرمنی کے پٹرول کے تالابوں پر بم برسا کر اس کی رگوں کو کاٹ رہے ہیں۔ پہلے یہ خیال تھا۔ کہ ہالینڈ سے بہت سا پٹرول ملے گا۔ مگر برطانیہ کے جہازوں نے راٹرڈم کے ذخائر تباہ کر دیئے۔ ہٹلر اب تیزی سے لڑ رہا ہے۔ جس سے ثابت ہے۔ کہ وہ زیادہ دیر تک جنگ جاری نہیں رکھ سکتا۔ روس اور رومانیہ سے اسے کافی تیل نہیں مل سکا۔ جتنا ملتا ہے اس سے زیادہ خرچ ہو رہا ہے۔ اور ہر روز مقدار کم ہوتی جا رہی ہے۔

روم ۲۲ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ گو حالات خراب ہیں۔ مگر گھبرانے کی ضرورت نہیں اٹلی کی پوزیشن آج بھی ویسی ہے جیسی آغاز جنگ کے وقت۔ اس نے کوشش کی کہ جنگ نہ ہو۔ اور جب ہو گئی۔ تو یہ کوشش کی۔ کہ پھیلنے نہ پائے۔ اور اس نے اس وقت تک یورپ کے بہت سے علاقوں کو لڑائی سے دور رکھا۔ مگر وہ ایک تماشبین کی حیثیت سے سب کچھ دیکھتا نہیں رہے گا۔ بلکہ حالات کی کڑی نگرانی کر رہا ہے۔ روم کے سمندر کی ناکہ بندی کر کے اس کے حق پر ہاتھ اٹھایا گیا ہے۔ وہ بھی خواہشات رکھتا ہے مگر حالات کے مطابق کام کریگا۔ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ کیا کریگا اور کیا نہیں۔

مسٹر چرچل نے وائسرائے ہند کو ایک تار بھیجا ہے کہ میں وزیر اعظم کی حیثیت سے تمام ہندوستانیوں اور ریاستوں کو دلی جذبہ سے سلام بھیجتا ہوں۔ اور سب کی بھلائی چاہتا ہوں ہندوستان نے کھلے دل سے لڑائی میں روپیہ۔ آدمیوں اور روحانی طاقت سے جو مدد دی ہے۔ اس کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ جوں جوں لڑائی بڑھے گی۔ اس مدد میں بھی اضافہ ہوتا جائے گا۔ اگر ہندوستان کی عورتیں ایمبولینس اور ہوم نرسنگ کی تربیت حاصل کریں تو لڑائی میں بہت مدد دے سکتی ہیں۔ وائسرائے نے جواب میں تمام ہندوستانیوں اور ریاستوں کی طرف سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپ نے اس وقت جو اہم کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس میں ہماری ہمدردی آپ کے ساتھ ہے۔ اور ہندوستان آئندہ امداد کے لئے تیار...

وصیت نمبر ۵۶۰۰

منکہ آمنہ قمر آرا و بیگم بنت مولوی محمد الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ماہ شہادت ۱۳۱۹ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مگر ماہوار آمد ۱۱۵/۰ روپے ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر میری کوئی اور جائیداد ہوئی۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔
الامتہ:۔ آمنہ قمر آرا بیگم بنت مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
گواہ شد:۔ رحمت علی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مولوی فاضل حال قادیان۔
گواہ شد:۔ محمد الدین بی۔اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان والد موصیہ

سرینگر (کشمیر) مری اور ڈلہوزی کو ریل اور سٹرک کے مشترکہ ٹکٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام اہم سٹیشنوں سے مذکورہ بالا مقامات تک تھرو بکنگ کیلئے ریل اور سٹرک کے مشترکہ واپسی ٹکٹوں کی سہولتیں اب مہیا کی جاتی ہیں۔ اسی طرح ای۔آئی جی۔آئی۔پی۔بی۔بی اینڈ سی۔آئی۔ (؟) اینڈ این ڈبلیو۔ این۔ایس اور جے ریلویز کے بعض سٹیشنوں سے سرینگر (کشمیر) تک سفر کے لئے ریل اور سٹرک کے مشترکہ واپسی ٹکٹوں کی سہولتیں حاصل ہیں۔
باتصویر رنگین پمفلٹوں کے لئے جن میں پوری پوری تفصیلات درج ہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔

جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

اشتہار زیر دفعہ ۵۔رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی۔اے۔ایل ایل بی سب جج صاحب بہادر درجہ دوم منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

اجرائے ۱۰/965

موتی رام وخزان چند پسران لدھا رام سکنہ سوہاوہ چھیدن تحصیل پھالیہ ڈگریدار

بنام

امر سنگھ ولد سندر سنگھ ساکن سوہاوہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی امر سنگھ ولد سندر سنگھ ساکن سوہاوہ چھیدن مذکور تعمیل نوٹس اور اشتہار نیلام سے عمداً گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام امر سنگھ ولد سندر سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر امر سنگھ مذکور تاریخ **یکم جون ۱۹۴۰ء** مقام منڈی بہاؤالدین حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۹ مئی ۱۹۴۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم — مہر عدالت

قادیان اور اس کے گردونواح میں سکنی اور زرعی اراضی

اس وقت خاکسار کی زیر نگرانی قادیان کے بعض نئے محلوں میں سکنی اراضی کے قطعات قابل فروخت ہیں۔ اور موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ شرح مقرر ہے۔ جو دوست قادیان میں مکان بنانے یا آئندہ نفع کے خیال سے سکنی اراضی خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ خاکسار کے ساتھ خط وکتابت فرمائیں انشاء اللہ انہیں ہر طرح فائدہ رہے گا۔ بعض شرائط کے ماتحت قیمت کی وصولی قسطوں میں بھی کی جاتی ہے۔ مگر قیمت بہر حال مقرر ہے۔ جس میں کمی بیشی نہیں کی جاتی۔ ہر کنال کے قطعہ کے ساتھ عموماً دو طرف رستہ لگتا ہے۔ اور چار کنال کے خریدار کو چاروں طرف رستہ دیا جاتا ہے۔
اسی طرح ریلوے سٹیشن قادیان کے قریب پچاس فٹ چوڑی سٹرک پر دوکانوں کے لئے بھی قطعات قابل فروخت ہیں۔ یہ جگہ گو فی الحال بازار کی صورت میں نہیں۔ مگر آئندہ چل کر بہت مرکزی جگہ بننے والی ہے۔ اور دور بین دوستوں کے لئے روپیہ لگانے کا عمدہ موقعہ ہے۔
علاوہ ازیں خاکسار نے یہ بھی انتظام کیا ہے۔ کہ زمیندار اقوام سے تعلق رکھنے والے احباب کے لئے قادیان کے قرب وجوار میں زرعی اراضی خریدی جاتی ہے۔ جو اس وقت زرعی ریٹ پر کافی سستی مل سکتی ہے۔ اور انشاء اللہ آگے چل کر معقول نفع دے گی۔ ایسے سودے اپنے انتظام کے ماتحت معمولی کمشن پر کرائے جاتے ہیں۔ اور ناواقف دوست بہت سے دھوکوں اور غلطیوں سے بچ سکتے ہیں۔ تفصیلات کے متعلق بذریعہ ملاقات یا خط وکتابت فیصلہ فرمائیں۔ فقط

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد قادیان